مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس مدرسہ سلفیہ

ترجمۃ القرآن

عباد الرحمٰن کے اوصاف (۳)

تکبر نہ کرنا

قولہ تعالیٰ: **وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما (الفرقان: ۶۳)**

ترجمہ: ''رحمٰن کے (سچے) بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے۔''

قارئین کرام! رحمٰن کے بندوں کے اوصاف میں سے ایک عظیم الشان وصف یہ ہے کہ وہ کبھی تکبر نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ تواضع وانکساری سے کام لیتے ہیں۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے تکبر سے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی ''**ولا تمش فی الارض مرحا**'' (لقمان) ''کہ زمین پر اکڑ کر مت چلو۔'' یہ غرور اور تکبر اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور جس نے بھی اس کو اختیار کیا' اللہ تعالیٰ نے اس کو دوسرے انسانوں کے لیے عبرتناک مثال بنا دیا۔ جیسا کہ قارون' فرعون' نمرود' ابلیس وغیرہ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر فرماتے ہیں ''وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا' جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی کبر ہوگا۔ ایک آدمی نے سوال کیا آدمی کو یہ پسند ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کے جوتے اچھے ہوں (تو کیا یہ بھی کبر ہے؟) آپ نے جواب میں فرمایا یقیناً اللہ صاحب جمال ہے اور وہ جمال کو پسند کرتا ہے۔ (لیکن) کبر کا مطلب یہ ہے کہ حق بات کو ٹھکرانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تکبر سے محفوظ رکھے اور تواضع اور انکساری اختیار کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

ترجمۃ الحدیث

کھانا کھانے کے آداب (۶)

برتن اور ہاتھ کی انگلیاں صاف کرنے کا حکم

((عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا اکل طعاما لعق اصابعہ الثلاث وقال اذا سقطت لقمۃ احدکم فلیاخذھا ولیمط عنھا الاذی ولیاکلھا ولا یدعھا للشیطان وامرنا ان نسلت القصعۃ وقال انکم لا تدرون فی ای طعامکم البرکۃ)) (صحیح مسلم' کتاب الاشربہ حدیث ۲۰۳۴)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹ لیتے اور فرماتے جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے اٹھا لے اور اس سے گندگی (مٹی و گرد وغبار) کو صاف کر لے اور کھا لے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور آپ ہمیں یہ حکم (بھی) دیتے کہ ہم سالن کا برتن چاٹ کر صاف کیا کریں اور فرماتے بلاشبہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے کون سے کھانے میں برکت ہے۔''

قارئین کرام! مذکورہ بالا حدیث میں ہاتھ کی انگلیاں اور برتن صاف کرنے کی حکمت کا ذکر ہے کہ کھانے والے کو معلوم نہیں کہ اس نے جو کھایا ہے اس میں برکت ہے یا جو اجزاء اس کی انگلیوں میں یا کھانے کے برتن میں رہ گئے ہیں ان کے اندر ہے؟ اس لیے ان اجزاء کو ضائع نہ کیا جائے۔ علاوہ ازیں مذکورہ حدیث میں گرے ہوئے لقمے کو اٹھا کر اسے صاف کر کے کھانے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ جس میں تواضع کا اظہار بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناقدری سے اجتناب بھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔